ماشاء الله لا قوة الا بالله

الحمد لله والصلوٰة علی رسوله که رساله هدایت انتساب فائده بخش خاص وعام مسمّٰی به

هدایت المؤمنین

سوالات عشره محرم

که کسے از جناب فضیلت مآب مولانا حضرت شاه عبدالعزیز صاحب استفتا کرد

در مطبع صدیقی واقع لاهور مطبوع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شکر خدا جس نے بتایا ہمین
راہ پیمبر پہ چلایا ہمین

غم مین ہمین صبر کی تعلیم کی
راہ بتائی ہمین تسلیم کی

بھیج دیا ہم کو قران و حدیث
اوسپہ عمل جو نکرے ہو خبیث

اوسکے نبی پر درود و سلام
جسپہ ہوا ختم نبوت کا کام

دین مین سنت کو کسو نے کیا
جیسے کہ کھوٹا و کھرا ہو جدا

راضی ہے اوسی اوسکے خدا
جو رہے راضی اور کیا سر فدا

صبر مین ایسے تھے وہ ثابت قدم
جان کے جانے سے بھی از قدم

شرع کے جو حکم کا تابع نہ تھا
سر دیا اوسکا نہ کٹنا گیا

جب تین یارب تو حسن کو چلا
راہ حسین ابن علی رض پر تو چلا

دشمن حسنین رض کا کر رو سیاہ
شرع رو ہون اونکی جو ہین خیر خواہ

دوست وہی انکا حقیقت مین ہے
شرع محمد ص کی جو تابع رہے

اور راہ ہدایت کی دکھائی سو اب ہم کو چاہئے کہ جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اور اوسکے آل و اصحاب پر ہزار ہزار درود اور سلام صبح و شام بھیجا کرین بعد اسکے بتایا چاہئے

وای یا بو جہین ہین یہ جاہل تمام | بانس اور ابرک مین ہی جب امام
حیف نہ سمجہی یہ حماقت نشان | کرلنے مین بدعت کی محبت کہان
جسنے کہ کچھ دین مین ایجاد کے | روح یزید اوسنے گویا شاد کے
جو کہ ہین اصحاب رسول خدا | دین سعی انکی سی شائع ہوا
ہو جیو اون سب پہ ہمارا اسلام | نثر مین اب کرتا ہون اگے کلام

قبل شروع مطلب کتاب کے یو چہنا مقدمہ کا ضرور ہے تا حقیقت حال بخوبی دلنشین ہو اُسکو سنا چاہیے کہ ہمارے پیغمبر کے پہلی خلقت شرک اور گمراہی مین گرفتار تھی اور جاہل لوگ اپنے باپ دادے کی بری راہ پر اڑ رہی تھے حضرت نے تقریر زبانی اور تلوار کے زور سے اون کو مسلمان کیا اور دین حق کو سمجہایا اور رسومات جاہلیت کو اوٹھایا بعد انتقال حضرت کے خلیفون نے بھی خوب دین کو قائم فرمایا جب خلافت کا زمانہ آخر ہوا اور حکومت بنی امیہ کی تھم آئی تو عجب طرح کا فساد اسلام مین برپا ہوا کہ اہل بیت پیغمبر کے قتل تک کہ تابع بدعت تھی نوبت پہنچی اوسوقت مین بادشاہ اور جو لوگ قدیم رسومات جاہلیت اور کفر کی محبت رکھتے تھے فرصت کو غنیمت جانکر کہل کہیلی اور اسلام مین رسومات جاہلیت اور بدعتین نکالنی شروع کین چند مدت مین وے بدعتین اور رسمین ایک عالم مین پہیل گئین اور پچھلون نے اگلون کی سُنت سمجہکر اور مرغوب نفس پاکر اونکا کرنا اپنی اوپر فرض اور واجب جانا اس مین جو علمائے دیندار ہوتے گئے انکو جہانتک مقدور اور میسر ہوا دفع رسوم اور عقاید باطلہ کا کرتے رہی تسپر بھی ہزارون رسمین اور عقیدے کفر اور جہالت کی جہان مین قائم ہوئی اور یہی سبب ضعف اسلام

اور بنانا کربلاون کا اور تعزیون کا اور شدون کا کھڑا کرنا درست نہین ہی اس واسطے تعزیہ داری عجب ہی ایک لفظ ہی اوس کے معنی یہ ہین کہ جتنے

اور موقوف ہوئی جہاد اور مصاحبت کفار کی ہر ملک مین ہر فرقے نے اپنی خواہش کے موافق جو
چاہا سو تراش لیا اور اسلام و کفر کھچڑی ہو گیا خصوصاً ہندوستان مین یہانتک نوبت
پہنچی کہ اودہر کلمہ بھی کہتے ہین اور بت بھی پوجتے ہین اور جو ان مین فی الجملہ قابل تھے انہون نے
جب بعینہ رسوم کفر ہنود کی کرنا مناسب اور مطلق چھوڑنا بھی رضائے نفس کے خلاف پایا
تو اسواسطے ویسی رسمین اپنی گہر صورت اور نام بدلکر مقرر کر لین مثلاً ہندو بیاہ مین سہرا باندہتے
ہین یہہ لوگ سہرا اور مقنعہ باندہنے لگے اور جو وے اپنے مردونکی دن کرتے ہین یہہ بھی تیجا اور دسوان
اور چالیسوان و برسی مثل فرض اور واجب کے کرنے لگے اور جو وے تیوہار اور شبیہہ بنا کر پوری
کچوری پانی وغیرہ چڑہاتے ہین یہہ بھی اپنی قبرون پر گنبذ بنا کر ملیدا اور ریوڑے اور کشا اور چادر وغیرہ چڑہانے
لگے اور جو اونکے مٹہون مین مہنت اور گسائین اور اتیت رہتے ہین انکی یہان گنبذ دون مین خادم
اور مجاور اور پیر زادے مقرر ہوئے اور جو گنگاجی کی جے اور بم مہادیو بولتے ہین یہہ بھی [illegible]
اور دم مدار کہنے لگے اور جیسے وے ہر ہر کہتے ہین یہہ بھی علی علی چلانے لگے اور اگر اونکے یہان گیا اور
متہرا اور کاشی کو جاتے ہین یہان بھی مکن پور اور بہرایچ اور اجمیر کو طیار ہوگئے اور جو وے وہان سے
پرشاد لاتے ہین تو یہہ بھی دیگ اور صندل اور [illegible] لگے اور جو وے جگناتھ کا بہات
دور دور لیجاتے ہین یہہ بھی مکن پور کی دیگ کی چاول شہرون پہنچانے لگے اور جو وے مہادیو
اور بہیرو کی جہنڈیان بناتے ہین یہان بھی مدار سالار کی نام کی چہڑیان اور نیزے چڑہانے لگے
اور جو اونکی یہان بہیرو وغیرہ کی چبوترے ہین یہان بھی امام کے سیکڑون چبوترے بنگئے اور جو
اونکو سال بہر پیچھے دہوم دہام سے نکالنا ضرور ہے تو یہان بھی ہر برس مین تعزیے دار

مرجاوے تو تین دن
اور رات سوگ
رکھے تو جائز ہے بعد
تین دن اور تین
رات کے اوسکو بھی
ہرگز درست نہین
چنانچہ حدیث
شریف مین آیا ہے

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یحل لامرأة تؤمن باللہ والیوم الآخر ان تحد على میت فوق ثلث لیال الا على زوج اربعة اشہر وعشرا

تحت جہکا جہک بنانا نقارے تاشون سے نکالنا واجب اور فرض ہو گیا اور جو دے لنکا بناتی ہین

یہہ بہی یہی یہان کربلا بنانی لگی اور جو انکا تہا کہ دو وارہ ہے تو ان کا بہی امام باڑا ہے علی القیاس اور

ہزارون رسمین کفار کی مقابلہ مین ان لوگون نے بہی مقرر کر لین اور خوش ہو کہ ہم بہی ایسی کام ہین اور ایکبار گی یہہ

سب رسمین جہان مین نہین نکلین مگر جو آتا گیا وہ نئی ایک ایج نکالتا گیا اور دوسرے لیتا رہا اور سبب اسکا

یہہ ہے کہ مسلمانون مین جتنے کام ہین خواہ دین کے ہون خواہ دنیا کے کفار کے طریقہ اور

شابہت سے نہایت بعید ہین اور عبادت خدا مین کفار کی طرح صورت اور شکل اور شرکا اور رسم

لذات دنیا کا نام و نشان نہین اور خدا نماز روزے مین نظر نہین آتا بخلاف کفار کی کہ ہر وقت اپنے معبود کی صورت

سامنے منت اور پوجا کرتے ہین مسلمان جاہلون نے بہی ایسا انکو دیکہا اور پسند کر نفس اور شیطانی مشورت سے

ویسی باتین اپنی یہان بہی بے دغدغہ خلاف شرع کے مقرر کین سچ ہے وہی سچ ہے قاعدہ شیطان کا ہے کہ جب کسی قوم کو دیکہتا ہے

کہ بعینہ رسوم کفر اور جہالت کو اللہ و رسول کی شرع کی وحشت سے نکرینگے تو صورت بدلکر اسی کام کو اور رنگ

مین اونسے کرواتا ہے تا اصل مطلب اسکا فوت نہو الغرض جب مسلمانونکو اس بلا مین گرفتار دیکہا تو بندہ

خیرخواہ حسن قنوجی نے کہ اللہ اسکو حسن اور حسین کے طریقہ اور محبت مین رکہے چاہا کہ اپنے ملنے

والون کو اور جسکو خدا توفیق دے برائی ان رسمونکی سمجہا دیوے مگر دیکہا تو اون کا عجب حال ہے

کہ بے خون نکالے انکی مزاج کا فساد کا پورا ہونا ممکن سے نہین لیکن بعضے لوگ کہ دو

چار مرتبے کے نصیحت سے اونکا اچہا ہونا معلوم ہوا تو اون لوگون کو سمجہانا شروع کیا

پہر جب دیکہا کہ زبانی کہنے سے فائدہ عام نہین ہوتا اور ہر شخص کو ہر بات یاد نہین رہتی

۱۲۳۹

تو اسلئے اسوقت مین کہ سن بارہ سو انتالیس ہجری ہے یہہ رسالہ ہندی زبان مین لکہا کہ تا ہر کوئی اپنی بولی مین

نہ بیٹھنا اور نیا کپڑا نہ پہننا یہہ صاف بدعت ہے اور ایسا ہی کربلاؤن کا بنانا اور تعزیون کا رکھنا اور شرک ظاہر کرنا یہہ بہی بدعت ہے اور ان کو ترک کیا چاہئے جس سے گواہی دے اللہ کی وحدانیت کی اور اقرار کی رسالت کا اور دن قیامت کا یقین لایا پہر کہان ہون پر اور وزن تول پر جانا کہ یہہ بندے اللہ کے اور معصوم ہین اور اس کو مؤمن رکھتے ہین

سمجہکر بے تکلف پوچہے اور سو جہہ بکڑے پہر دریافت کیا تو سب رسمون مین دو رسمون کا چہوڑنا لوگون پر بہت مشکل ہے اور شاق ایک تو منت پوجا او لیاؤن وغیرہ کی دوسرے تعزیے کا بنانا کیونکہ چہاتی پہ اگر پہاڑ ہو وے تو ٹل سکے ٭ مشکل ہے جیسین بیٹہی ہو جیسے ٹل سکے ٭ اور منت پوجا کی بیان مین رسالہ نصیحت المسلمین لکہا پایا اسواسطے اس رسالہ مین فقط برائی تعزیے کی صاف صاف بیان کی ہی اور مقدمات علمی جو مشکل تہے اس مین مذکو نہین کیے کیونکہ بیچارا عوام کا منظور ہے اور حکم ہے کہ بات کرو ہر آدمی سے اوس کی عقل کے موافق اور یہی سبب ہے کہ ہر نبی پر کتاب اوسکی قوم کی زبان مین اوتری پس مناسب ہی اسکو حقیر نہ سمجہین اور اسکی مطلب کو سوچین بوجہین اور نام اس رسالہ کا ہدایت المومنین رکہا اور سب مطلب اسکی ایک مقدمہ اور تین فصلون مین بیان کیے اول مقدمہ بدعتون کے ظاہر ہونیکا سبب مذکور ہو چکا اب پہلی فصل مین برائی تعزیہ کی دلیل عقلی اور شرعی سے مذکور ہے دوسری فصل مین جاہلون کی سوال کا جواب ہی تیسری فصل مین آیت اور حدیث کی روسے تعزیہ کی برائی کا بیان ہے **پہلی فصل** اب ای مسلمانون خدا کیواسطے دل سے سنو کہ تم دین مین آپ مختار نہین ہو کہ جو تمہارے جی مین آوے سو کرو آخر خدا کی بندے پیغمبر کی امت ہو بہلا ہم تمسے پوچہتے ہین کہ خدا نے یا پیغمبر نے کہان کہا ہی کہ جب حضرت امام حسین شہید ہون تو انکا تم ہر سال تعزیہ بناؤ اور اوسکا ثواب پاؤ آخر کہوگے کہ خدا اور رسول نے کہین نہین کہا بہلا پہر کیون جان بوجہکر جہک مارتے ہو اور ہمسے پوچہتے ہو کہ تعزیہ بنانا کس کتاب مین منع ہے سبحان اللہ اولٹی چور کتوالی کو ڈانٹے یہہ ویسی بات ہے کہ کوئی شخص انپے فلان مین اونگلی کرے اور پوچہے کہ کس کتاب مین اونگلی کرنی منع لکہی ہے تم تو

تعزیہ کا بنانا ثواب جانتے ہو اور اسکی بہتری کا دعوی کرتے ہو یہہ تم کو بتانا چاہیے کہ کس کتاب میں
تمکو تعزیے کا حکم ہے قرآن میں ہے یا حدیث میں فرض واجب سنت مستحب کس میں ہے کہ جسپر ایسے
چہاتی کوٹتے اور سر پٹکتے ہو ذرا غصے کو تہام کر اور ضد چہوڑ کر تعزیہ کی برائی کو بوجہو کہ تعزیہ میں
کتنی طرح کی برائی حاصل ہے اول برائی یہہ کہ تعزیہ بنانا شرع کے خلاف یہہ کہیں نہیں آیا
ہے کہ غم اور مصیبت کے واسطے کوئی چیز بنائی چاہیے کسیکی نام کی ہو پیر ہوں یا پیغمبر امام ہو
یا شہید بدعت اور بت پرستی شرع میں اسی کا نام ہے کہ جس چیز کی دین میں کچھ اصل نہو
اوسکو اپنی طرف سے بناکر تعظیم کریں اور ثواب ٹہراویں دوسری برائی یہ کہ تعزیہ بنانا
عقل صحیح میں بہی عیب لگتا ہے کہ ایک چیز کی نقل بنانا اور اوسکے ساتھ وہی باتیں کرنی
جو اصل کے ساتھ چاہیں محض حماقت ہے مثلاً کوئی گہوڑے کی تصویر بناوے اور اوسکے آگے
دانہ گہاس ڈالے اور کہرا کرے تو لوگ اسکو سٹری بتلاوینگے اسی طرح وے لوگ بہی سٹری ہیں کہ
حضرت امام کی قبر کی نقل بناکر فاتحہ اور درود اوسپر پڑہتے ہیں تیسری برائی یہہ کہ غرض تعزیہ
سے تمکو بہی گو کہ شرع اور عقل کے مخالف ہے کہ اوسکے دیکہنے سے غم اور الم پیدا ہو سو وہ بہی
تو حاصل نہیں ہم تم سے پوچہتے ہیں کہ غم اور الم کن چیزوں کے دیکہنے اور سننے سے آتا ہے آیا فاقہ
اور روکہی پہیکے روٹی اور پرانی پہٹی کپڑے اور تنہائی اور اندہیری اور معشوق کی جدائی اور شکستہ
جہونپڑے میں درد اور غم پیدا ہوتا ہے یا اوسکی ضد میں آپ سوچو کہ فاقہ کے عوض تعزیہ کی
دو تین شیرمال اور حلوا ہر جگہ موجود ہے اور دلون چاہے فاقہ ہو مگر ان دنکا اناج پانی ہر کوئی جمع کر
رکہتا ہے اور پرانے پہٹے کپڑوں کی جگہہ خاصی خاصی قبائیں اور گوٹی پٹہے اندنون میں پہنکے نکلتے ہیں اور

تھوڑا ہی کے عوض ہزار ہا تماشا ہائی ہم نے الٹا ہم پیالہ اور شکستہ سکا رکھا تو کیا نشان جہان عمدہ
امام باڑہ ہی فرش فروش طیار سا رکھا اور سیکڑون تعزیے جھلجھلاتی اور مینا اور کر کری موجود اور اندھیر کیا
کیا ذکر جہان ہزار ون فانوس اور چراغ سی آگ لگ رہی ہے اور معشوقکی جدائی کا کیا ذکر جہان ہزارون
بہو بیٹیاں آئی ہیں ایک خوبصورت امیر فقیر سب جو دیکھی سو چہا کوئی اور پھر بیٹھ رہتا ہے
زیارت کیواسطی موجود اور علاوہ اوسکی نقارون اور تاشونسی ایک اور ہی رونق حاصل ہے اب خدا
کیواسطی انصاف ہی کہو کہ یہہ سب اسباب غم کا ہی یا خوشی کا چوتھی برائی یہہ کہ ایک عالم کو اس تعزیہ کے
سبب سے کہیل و تماشا ہوا چنانچہ سب پر ظاہر ہے آنکھ کھولکر دیکھو اور سمجھو تو صاف یقین ہووی ہرگز شبہ نہ ہے
اور اگر بالفرض دو چار اولٹو نکو اس تکلف سی رونا آیا تو اسکا اعتبار نہیں کیونکہ اکثر کو حکم کل کا ہی پانچوین برائی
یہہ کہ سوئے نقصان دین کے دنیا میں بھی ناحق مال ضایع ہوا اور اسکی سبب زیر ہوئے غرض اونکی وہی
مثل ہوئی کہ نہ دین کے ہوئی نہ دنیا کی از ین سو ماندہ از ان سو راندہ اور جو جاہل کہتے ہیں کہ یہہ امام کی قبرین
ہین یہہ محض وہم اور غلط ہی حضرت امام کی ایک قبر ہے کسی کتاب میں ایک شخص کی دو قبرین نہ آئی
نہیں آیا ہے بہلا یہہ ہزارون قبرین ایک شخص کی کہانسی درست ہوئین اور سمجھو کہ حضرت امام حسین
تھے تب ایک مکان میں رہتے تھے اب بعد مرنے کس طرح ہزارون قبرون میں رہنے لگے اس مقام میں بیان
ہے کہ بعض احمق یون کہتے ہیں کہ امام کے ایسی مثال ہے جیسی آفتاب با وجود ہوتے ایک مقام کے
سب جگہہ اوسکی روشنی موجود ہے کیا تماشا ہی قابلیت خرچ کی سوال اور جواب میں ان دن کا فرق ہے
اوّل قیاس غایب کا شاہد پر درست نہیں دوسرے حضرت امام انسان کا وجود رکھتے تھے جو بشر سے نہیا قبر ہو تو
لازم ہے ایک جسد لا محالہ ایک جگہہ تقسیم نہیں ہو سکتا اور جب کہ امام مثل آفتاب کے اس جہان میں ظاہر اور طلوع ہی لہو تب

توجسم یا روح ایکوقت مین ہر جگہ موجود نہوتا تھا اب بعد فوت کے کہ حکم غروب آفتاب کا کر تا

خوب انکو دہوپ نکلنی لگی اور ہم تمسے پوچھتے ہین کہ امام کی سچی قبر ہین یا جہوٹی اگر تم سچے سمجہ

تو کہدو کہ جہوٹے پر لعنت جو کہ ہم ہنس بادکہین اور اتنی کہنی سے کہ یہ امام کی قبرین ہین وہین

ایسا کیا آگیا کہ اونپر سلام اور تعظیم اور فاتحہ اور درود ہونے لگا ہم اس وہم کو شرع اور عقائد

مین کہین اعتبار ہی کہ جو ہم کہدین کہ یہہ بیٹا حضرت علی مرتضی کا ہے اور یہہ بیٹی حضرت فاطمہ کی اور

یہہ دروازے کی چوکہٹ حضرت رسول کے تو اس ہمارے کہنی سے یہ سچ مچ اونہین کی ہوگئی

غرض یہ وہم ایسا ہی جیسے چہوٹے لڑکے گڈی گڈا بناکر دولہا دولہن ٹہراکر آپس مین اونکا

بیاہ کر دیتی ہین اور جانتی ہین کہ حقیقت مین یہ بیاہ ہی اور اسی طرح لڑکی لکڑی کی گہوڑی پر کہ اسکا

گہوڑا بناکر سوار ہوتی ہین اور دوڑاتے ہین اور بوجہتی ہین کہ یہ ہمارا گہوڑا ہی ویسی ہی تم ہی فرق

اتنا ہی کہ وہی چہوٹی لڑکے نادان ہین اور تم بیر نابالغ ہو اور پوچہو تو اس وہم کی اصل ہندوئسی ہے

کہ وہی اپنے ٹہاکر دیکی مورتین اپنے ہاتھ سے بناکر خوش ہوتی ہین اور بیجانی اصل کے پوجتی ہین

تعزیہ دار اون سی بہی زیادہ احمق ہین مورتین ورکنار یہہ قبر دیکی صورتین نقل کرتی ہین قبر کا مرتبہ صورت

سے کمتر ہے غرض ایسی باتوں مین یہ ہندوئکی بڑی بہائی ہین طرفہ تماشا ہے ہندوئنکو ہنستے ہین کہ دیکہو اپنے

سے مورت بناتی ہین اور تعظیم کرتے ہین اور آپکو نہین دیکہتے کہ ہم ان سی کیا کم ہین یا ایسے بت ہوئے

کہ آپکو سب ہے اور اونکو اخ تہو الغرض وے تو اندہی ہین لیکن یہہ ہی کے بہوٹے اور

جو کہتے ہین کہ ہم تعزیہ کو حضرت امام کی محبت سے بناتے ہین اور اون کی دوست ہین

بڑے جہوٹے اور احمق ہین کبہی دوست نہین ایسے لوگ تو امام کی دشمن ہین اگر امام کی محبت مین

[illegible]

اختراع کرتے ہین اور انکے لیئے لعنت خدا ہین پیر کرتے ہین اور تمام فرائض یعنے نماز اور روزہ اور حج اور زکوٰۃ بار گاہ خدا کے درگاہ مین قبول نہین ہوتے اور اسی طرح تمام نوافل یعنے خدا کی راہ مین کچھ دینا اور مسجد بنوا دینا اور پل بنوا دینا اور کنوان کہدوا دینا اور کسی کو کچھ کلام پڑہا دینا درگاہ حق مین قبول نہین ہوتا ہے اور جب فرض نفل ہی قبول نہین تو

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من احیا سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ
یہ حدیث مشکوۃ شریف مین ہے اور منقول ہے

سچے ہوتی تو اونکی وضع اور اطاعت اختیار کرتی یہان جو کوئی ایک مال زادیکو چاہتا ہی تو کیسے بڑے
بڑے پٹے رکہا کر پیسے کے دہڑے جما کر داڑھی گہٹا کر بعینہ آپکو بہڑوا بناتا ہی کیونکہ وہ جانتا ہی کہ اوس
مالزادی کو یہی بیری وضع بہاتی ہے بہلا جب بیسیا مالزادیکو خلاف وضع اپنی نہ بہاوے تو حضرت امام اپنے
مخالف وضع کو کسطرح دوست رکہینگے امام کی محبت تو تبہی صحیح ہوئی جب کوئی حکم شرع کی تابعدار بنے
کفر اور بدعت کو چہوڑ دے کبہی پیر وفقیر مخالف شرع کی پیروی اختیار نکرے حکم خدا اور رسول کا صاف
صاف بیان کرے اونکی اولاد کی تعظیم سب سے زیادہ بجا لاوے یہ عجب محبت ہے ہزارون روپے بحکم خدا اور رسول کے
ابرک بانس امام باڑے مین چہپہٹ کرتے ہین اور سیدون کو دیکہتے ہین کہ پہوٹے ٹوٹے مکانون مین پڑے
ہوئے فاقہ کہینچتے ہین کیون نہو دوست ایسے ہے چاہیئین خاک مین ملادین اور ابرک بانس مین لگاوین
پر فرزند حسین کو ندیوین کہلاوین اور اسپاتکو سمجہو کہ اگر دین مین کسے سنت اور مباح کے کرنیسے کچہہ قباحت
شرعی لازم آوے تو اوس سنت اور مباح کا چہوڑنا بہی لازم ہوتا ہے چہ جائی اوس چیز کے کہ جس کے
شرع مین کچہہ اصل نہو بالفرض اگر تعزیہ بنانا اصل شرع مین مباح ہوتا تو بہی اب حرام ہو جاتا کسواسطے کہ
تعزیے کے سبب بڑے بڑے گناہ ہونے لگے اور شیطان کا بازار گرم ہوا ذرا آنکہہ کہولو ہوش
سنبہالو کہ بڑا گناہ زنا ہے جسکا یہہ حال ہے کہ جتنی حرام کاریان ہین اپنی مرادین پاتے ہین تعزیے کے
بدولت اوسقدر روسیاہتین کماتے ہین بیگانی جوان مرد اور عورتون کا یکجا جمع ہونا کہین عقل اور شرع مین
درست نہین اور جب کثرت سے ہجوم ہوا تو مرد اور عورت کا بدن ملنا ضرور ہوا قبول کیا کہ تمہاری عورتین نیک بخت
ہین مگر جب نیک بخت سمجہین اور چہوڑین اب یہان سوچو کہ اگر تمسے کوئی کہے کہ اپنی عورتونکو جو بڑہیا ہون نماز
جماعت مین عشا کی وقت بہیجو اور دوسرے کے پیچہے مسجد مین نماز جماعت پڑہکر سلام کے پہیرتے ہی چلی جاوین

کسی کو معلوم نہو کہ کون آیا کون گیا تو تم کہو گی ایسی بات مین ناک کٹ جاتی ہی اور اشرافون کے

بے بیان کہین مردون مین باہر نہین آتی ہین سو وہی تعزیہ کی دنون مین سب رات ہزارون آدمیونکی بہو بیٹیان

چارونطرف روشنی ہو رہی ہے اور سب لوگ اچھی بُری کافر مسلمان موجود ہین تمہاری بہو بیٹیان

ہاتہسی ہاتہ ملائی کندہی سے کندہا رگڑتی چلے خدا نے زیارت کے بہانے پڑی پہرتی ہین آور بعضی قوم

ساق اپنے ساتھ ہی لیکر نکلتی ہین بہلا ہم تمسے پوچھتی ہین کہ یہان وہ ناک اتر دہات کی ہو جاتی ہے کہ

کائی سی بہی نہین کٹتی یا وہ سد سکندری ہو کہ قیامت تک کوئی یاجوج ماجوج توڑ نہین سکتا کیون نہو

خداوند جو تیری عزت نکری اوسکی ایسی ہی عزت جانا چاہیے للشعر جو تیری در سی آشنا نہو مثل سگ اوسکو دربدر

دیکھا اور بڑا گناہ خانہ جنگی ہے وہ بہی تعزیے کے سبب اکثر ہوتی ہی محرم کے سپاہی مشہور ہین اور محرم کے

بدولت جسقدر قتل شہر لکہنو مین ہوتا ہے سب جانتی ہین برس روز کی قصے قضیے اپنے دس دن محرم پر اوٹھا

رکہتی ہین اور قطع نظر گناہ سے کفر اور شرک کیا کم ہوتا ہے کہ ہزارون خلقت تعزیہ کو سجدہ اور طواف

کرتی پہرتی ہے اور اوسکی آگے کہڑے ہو کر منت مراد مانگتی ہے کوئی واہی بات پر سہرا نشان

چڑہاتا ہی کوئی جاہل عرضی لکھکر ایک تابوت مین لگاتا ہی کوئی بیوقوف بانی ہی مٹہا مانگتا ہی اور بعضی احمق

اوس لکڑی اور کپڑا چون پر کہ جسکو ناگہ میں نہ مردی ہو تو اوسمین جان ہے ایک مور چھل لئے کہڑا ہے شاید

کسیطرح کانکا کی مورت پر سینی نگہبان ہو تکتا ہے علی ہذا القیاس اور بہت رسومات کفر کی ہوتی ہین اگر اون سب کا

بیان کیجیے تو ایک سحر طویل ہو اب سیچ کہو کہ جسکی سبب سے اسقدر گناہ اور شرک ہو اوس سے روح حضرت

امام حسین علیہ السلام کی خوش ہوتی ہوگی یا ناخوش اور خدا و رسول راضی ہونگے یا ناراض تذکرہ یہان

خدا سی ڈر کر منہہ سی بولو قبول کہو نہی جاہل نہو جاؤ اور ہم تمسی پوچھتی ہین کہ حضرت امام حسین کیا تم ہی دوست

فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مأۃ شہید

رواہ فی مشکوۃ شریف

ابی ہریرہ سے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص نے دستاویزی کے ساتھ سنت میری کے نزدیک فساد امت میری کے بیچ واسطے اوسکی اجر ہے سو شہیدون کا

اور مخبو ابا چو امام زادی اور خود امام تہی پہلا بتاؤ تو کہ دوازدہ امام ہین بعد امام حسینؓ کے کسی امامؑ نے بہی کبہی تعزیہ بنایا ہے اور تاشی ڈہول اور مرثئے اور کتاب اور مجلس دسے کرتے تھے الغرض یہ سب کو معلوم ہے کہ اماموں کے وقت تعزیہ کا نام و نشان نہ تہا اور وہی ہرگز کبہی کچھ بہی تعزیے کی رسم نکرتے تھے اب ذرا انصاف کرو کہ آجکل کے جاہل بیچارے اور بعضی شرافت کے مارے اماموں سے بہی امام کے بڑے دوست ہوئے کہ ان پر اپنی سبقت چاہتے ہین اگر اسمین کچھ ثواب اور دوستی ہوتی تو کسی امام نے البتہ تعزیہ بنایا ہوتا اور ہندوستان کے سوا کسی ملک اسلام مین کوئی تعزیئے کے نام کو بھی نہین جانتا مکہ مین نہ مدینے مین نہ روم مین نہ شام مین نہ توران مین نہ ایران مین پس معلوم ہوا کہ ہندوستانی برابر کسی ملک مین امام کے دوست نہین اول حضرت رسول اللہ کو اپنی زندگی مین حضرت امام حسین علیہ السلام کے شہید ہونیکی خبر ہوئی تھی حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آکر اس واقعہ کربلا کی خبر کر دی تھی تسپر بھی رسول خدا صلعم نے یہ کہین نہین فرمایا کہ ہر سال اسطرحکی تربتین گنبد دار یکبانس وغیرہ سے بناؤ اور علم ہر شہر مین حضرت امام حسینؓ کے نام کی بنایا کیجو کوئی ضعیف حدیث بھی اسمین روایت نہوئی کیا تماشا ہے کہ پیغمبر خدا نے ذرا ذرا سی باتین کہانے پینے جا ضرور بیٹہنے اور مستحب اور اداب کے تفصیل بتا گئے اور اس تعزیہ کا نام بہی ایکبار نلیا اور مصیبت مین کہین مرثئے اور کتاب اور نوحہ اور سینہ زنی کا حکم نکیا بلکہ خلاف اسکی کہہ گئے اور کر گئے اور حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو بھی اس واقعہ کی خبر ہوئی تھی وہی بہی تعزیہ بنانا نہین فرما گئے نعوذ باللہ جو آجکل کے زمانے کے دوستونکو ثواب کے کام سوجھے سو نبی اور علی کو بہی معلوم نہ تہی اور اسبات کو یقین کر جانو کہ حضرت امام کو یزید پلید سے مقابلہ کا سبب یہی تہا کہ وہ مردود بدعت اور خلاف شرع کے کام کرتا تہا اور امام محض خلاف شرع اور بدعت کے دور ہونیکی لئے

پہر فال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من احدث فیہا حدثا او آوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا

آپکو گہربار جان و مال سے فدا کیا آب جو کوئی خلاف شرع اور بدعت کے کام کرکے حضرت امام حسنؓ کو
راضی کیا چاہی تو وہ بمنزلہ یزید کی مخالف حضرت امام حسینؓ کا ہے اور بہلا اپنی عقل سے پوچہو کہ
اس تعزیہ کے بنانی اور مرثیہ کے گانے سے کیا حاصل ہوتا ہے سوائے ذلت اور شکست اور
ہنسائی ناموس امام صاحب کے کچھ اور بہی نکلتا ہی کوئی جہان مین اپنی بزرگ اور دوست کی فتح اور بہتری دہوم دہام
سی بیان کرتا ہی یا شکست اور رسوائی تماشی اور ڈہول سے سر بازاری ہونیکی نام لی لی ہندو اور مسلمان کی
سامنی زبان پر لاتا ہی اور لوگ اسطرح ایکبارگی ہی نہین شرماتے ہین پر برسون گذری تمہین شرم نہین
آتی بڑی بے شرم ہو تف ایسی بیحیائی پر سچ ہے کہ ایسی لوگ یزید کی بہاٹ ہین خدا جانتا ہے
ہندو انکو سناہی کہتی ہین کہ کیا مسلمانونکی بہی بزرگ ہین جنکی یہ گت ہوئی اگر تمہاری باپ بہائی کا کوئی
ایک تابوت بناکر تمام شہر مین نکالی اور آگی آگی اوسکی مار ادرگالی کہانے کو بیان کری اور تمہاری
عورتون کے نام سے تو تم پلٹ مارنیکو موجود ہو اور شرم مین ڈوب جاؤ اور تم حضرت امام حسینؓ کا
اپنے ہاتھ سی حال کرتی ہو کیا انصاف ہے جسمین اپنی ذلت ہو اوسمین امام کی تعریف پوچہو اور جو کام
یزید مردود نے ایکسال کیا تہا تم ہرسال شہر مین کرتی ہو ذرا خدا سے ڈر کر کہو یہ یزید کا کام ہے
یا امام حسینؓ کا اور ہم تمسی پوچہتی ہین کہ یہہ تربتین اور نعش بناکر اور کوچہ بازار مین لیجاکر کسکو دکہاتے
ہو اور سناتی ہو اگر کسی سی فریاد کرتی ہو تو یزید بہین نہین ہی کہ ہم اوس سی جاکر لڑین اور اگر
نا واقفونکو سناتی ہو تو سیکڑون برسونسے فضیحت کرتی ہو کوئی ایسا ہندو اور مسلمان اب باقی
نہین نا کر اوسکو نہ جانتا ہو کیا سال بہر مین یہہ سب نقشے محرم کی بہول جاتی ہین اور جو غم کیواسطی ہی تو اوسکے
دو صورتین ہین ایک تعزیہ کہ رونے اور غم کے لئے عقل اور شرع کی رو سے کوئی چیز بنانی درست نہین ہری یہ کہ اکیلے

اور نیز ... نے ... ہے اور روایت ... یعنی جس نے نئی بات نکالی ... فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ... یعنی جو شخص نئی بات نکالے ... یا پناہ دیوے ... نئی بات نکالنے والے کو اوسپر لعنت ہے اللہ اور تمام فرشتوں کی اور نہین قبول کرتا ہے اللہ تعالی اوس سے فرض اور نفل ... اور انصاف یہہ ہی حدیث شریف مین داخل ہے ...

اسوال ... فرمایا حضرت عائشہ سے ... کہ منقول ہے ابو داود اور ابن ماجہ بخاری اور مسلم اور ... مین ہے اور روایت حدیث مشکوٰۃ شریف ... ہذا الکتاب منہ ...

خیال کرکی رویا نہین جاتا اگر یون کہو کہ ہماری دل سخت پتہر ہین ہمکو اسطرح رونا نہین آتا تو یہہ رونا تمہارا کیا ہوا بڑی ایک مشکل بات ہوئی کہ جب ایک علم باڑا بیتے اور مرثیہ اور کتاب اور تاشے اور ڈہول بہت سی روشنی اور اوسمین ایک ڈہانچا بہی ہو تب کہین تمہین رونا آوی اور جو یہہ ٹہاٹہ تمکو نملی تو تم رو چکی افسوس ہمکو تمہارا حال خیال کرنیسی رونا آتا ہے اور تم سنگ دلون ہو ٹوٹون صرف اپنی دلکی چاؤ نکالنے والونکو حضرت امام حسینؓ کا خیال کرنیسی رونا نہین آتا اور تعجب یہہ ہے کہ برسون سے دلی ہوا بتک جو اسقدر مشق نہین ہوئی کہ اکیلی بیہے ٹہاٹہ جب چاہو تب دلو یہہ رونا کیا ڈفالیون کا گانا ہوا کہ بی ماتی گا ہی نہین سکتی اگر پہر بہی تمسی ڈفالیونکا گانا گوارا سہل ہے کہ ایک فقط رباب درکار ہے اور تمکو جب بڑی ڈہول اور تاشی اور مرثئے اور کتاب اور تعزیہ ملے تب رونیکے قابل ٹہرو بلکہ اوسمین بہی شبہہ ہے کہ ہر مرثئی اور پڑہنی والی سی رونا اور رقت حاصل نہین ہوتی جب کوئی بوند سوز اور نئی مضمون کا مرثیہ اور میر علی سا پڑہنی والا ہو تب کہین تمہاری آنسو نکلین تو نکلین پناہ رب کی رونیمین تو یہ کچہ اسباب درکار ہنین تو کیا جانبی کیا کرتے لوگ تو بہت روئی ہین لیکن اس ٹہاٹہ سے کوئی نہین رویا اور بہلا بتاؤ تو کہ تم بی مرثئی اور تعزئی روسکتی ہو یا نہین اگر نہین روسکتی تو بڑی کمبخت پتہر ہو اور اگر روسکتی ہو تو اسی طرح خیال کرکے رو لیا کرو یہ سب بکہیڑا محرم کا دور کرو کچہ حاجت نہین اور منصفی سی پوچہو کہ ایسی مقام مین قرآن کا پڑہنا بہت ثواب کہنا ہی یا مرثئی کا گانا اگر کہوگی کہ مرثئی کا گانا تو تمہاری ایمان مین خلل ہے اور اگر قرآن کا پڑہنا کہو تو مرثئی کے عوض قرآن ہی پڑہا کرو کہ تمکو اور حضرت امام حسین کو ثواب ملی اگر کہو کہ قرآن سی رونا نہین آتا ہے تو ابو جہل ہو قرآن مین تو ایسی مصیبتین بیان کی ہین کہ جنسے پہاڑ روئی تمام پیغمبر اور ولی اور امام قرآن پڑہکر روتے آئے ہین تعزیہ بناکر اور مرثیہ گاکر کوئی نہین رویا آدم سے ہمارے پیغمبر تک ایجاد

رونی مین کسی نی نہین نکالی تمکو رونیکی یہ تدبیرین خوب سوجہین اور جو کہو قرآن کے معنی ہم نہین جانتی تو
ترجمہ قرآن شریف کا تہوڑی دنون مین مرثئے اور تعزیہ کے عوض کیون نہین پڑہ لیتی کہ جس سے دین اور دنیا کا
کام بنجاوی اور رونا ہنسنا سب کچہ آوی اوسکو حضرت امام حسین رض بھی ہمیشہ پڑہتی رہتی ہین اور اگر کسیکو
اس مقدمہ مین شبہ گذرتا ہو کہ مرثیہ تو درست ہی دیکھو حضرت بی بی فاطمہ رض نے اپنی باپ کے غم مین بھی
کئے بیتین کہین تہین اور حضرت امام حسن کے غم مین بھی جن وغیرہ سی روایت ہی اوسکا جواب یہ ہے کہ تمہاری اور اونکے
درمیان اس بات مین اتنا فرق ہی جسقدر رونی اور ہنسنی مین اوسکی اتنی حقیقت ہے کہ اپنی تنہائی کی بیان اور
میت کے اوصاف مین دو ایک شعر بے اختیار ایسے بلا قید کبہی منہ سی نکلگئی کچھ اونکی گہر مرثیے کی بنائین نہین
اور نہ اوسکی واسطے تال اور سُر اور کتکری اور سارنگی اور تاریخ تا اور دن جدائی اور سوالی مقرر تھے نہ اُنمین حلقہ
باندہکر بازار اور مکان مین پڑہنا تہا نہ اوسمین ذلت اور شکست مردیکی بیان تھی اور نہ کسی کی نعش اور
تخت بنا کر اوسکی آگی پڑہتی تھے اور نہ اوپر سے ڈہول اور تاشی بجتی تہی علی ہذا القیاس مرثیہ اسکو کہتے
ہین جسمین میت کی اوصاف ہون اور تم جو گاتے ہو اوسمین میت کی رسوائی اور شکست سُر اور تال سے نکلتی ہی غرض
تمہاری جو مرثئے ہین اوسکا نام ہجو ملیح ہے لغت کے موافق اسکو مرثیہ نہین کہتے جس طرح تمہارا کام غلط
اوسیطرح تمہارا نام بہی غلط اور ایک غلط در غلط تمکو یہہ ہے کہ جسکو تم تعزیہ کہتی ہو اوسکی کیا معنی تعزیہ
لغت مین مصیبت زدی کو صبر اور دلاسا دینی کی باتین کہتے ہین اور عزا کے معنی صبر کے ہین بہلا سمجھو کہ
اس تعزیہ مین صبر اور دلاسا دینیکا کہین نام و نشان بہی ہی اور کوئی کسی کے گہر آکر کہیں صبر اور دلاسا بہی
دیتا ہی بلکہ یہہ کم بخت ہر سال بیچاری سیدون کو نئی نئے مضمونکے مرثئے سنا کر رُلاتی ہین اور ایسی جگہہ اگر کوئی
کہے ایصاحب چپ رہو اور صبر کرو تو پہر تعزیہ دار اپنے چہاتی چہوڑ کر اوس کے چہاتی پر گہونسے

لگادین اب سچ کہو یہہ اولٹا نام کس اولٹے نے رکہا ہے اور ماتم کرنیکو تعزیہ کس لغت میں لکہا ہے کیا قدرت خدا کی ہے جسکا سر سے نام غلط اوسکی اور کام کا کیا ذکر یہہ وہ مثل ہوئی

مصرعہ خود غلط املا غلط انشا غلط

مثلاً اگر کسی کا باپ کچہہ مصیبت مین گیا ہو اور کوئی اوسکے اولاد اور دوست سے یہہ کہے کہ بیٹہے کیا کرتی ہو باپ تمہارا ایسی خرابی اور آفت سے مارا گیا کہ کسی ایسا ظلم نہین ہوا اوسکی مرتے ہی تمہاری بہن کو ننگی پاؤں ننگی سر گلیمین طوق ڈالکر پیادے گہسیٹے پہرین لیگئی اور تمہاری ماکی چادر سر سے اوتار لی تمکو لازم ہے کہ ہمسے یہہ حال بار بار سنو اور خوب روؤ و پیٹو غرض سمجہو تو کہ کون اوسکا تعزیہ کہیگا اگر کسی ادنا کا حال اوسکی عزیز کے سامنی اس وضع سے کہو تو وہ برا مانے بلکہ موںہہ پر مارے چہ جائیکہ بڑے آدمی کا حال سر بازار ڈہول اور تاشے سے نقل کرو اللہ اکبر یہہ ہمارا اگلا اور صبر ہے کہ ہمارے باپ دادا کو کیا کچہہ یزید لوگ اور بعضے ناخلف ہمارے روبرو و درپردہ فضیحت کرتی ہین اور ہم اپنے سلف صالح کیطرح صبر اور سکوت اختیار کرتے ہین حضرت حسن و حسین علیہما السلام کو قتل کیا ایک یزید تہا اب اولاد حسن و حسین کے وقت مین سیکڑون یزید ہوئے خیر ہر حال صبر اور برداشت ہی کیا چاہیے اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْن عجب حیرت ہے کہ خدا اور رسول کے فرض و سنت جسمین نہ ہڑ لگی نہ پہٹکری نہ کنگر بلانی پڑے نہ بانس ایک منگانی نہ تاشے ڈہول بجانے نہ دہوم دہام مچانی نہ ٹوپی کی حاجت نہ کاغذ کی ضرورت سو سیکڑون بد لوگ نسی قصہ ہوتی ہین اور جسمین یہہ کچہہ بال اور جنجال چاہیے اوسکو ایک سال بہی قضا نہین کرتے اور اللہ کے جتنے فرض ہین سب مفید و ضرور موقوف ہین زکوٰۃ تب دیجے جب مال ہو روزہ تب کہ جب بیمار نہو لیکن ہرچند محتاج ہو یا قرضدار تعزیہ جو بناتا ہو ضرور بنا ہے سبحان اللہ

امام حسن کی روح انسی کیا خوش ہوگی کہ ہماری دوستون کی نزدیک ستد کی حکمونکی کچھ قدر نہ رہی اوسکی فرض اور واجب ہیں پر حاشیہ چڑہایا ایسی مقام مین خدا کی غضب سی پناہ مانگنا چاہیئی الّٰہم احفظنا

فصل دوسری

اور بڑی محبان اور دوستدار امام کی اس زمانی مین ایسی ہی لوگ جانتی ہین کہ خلاف حکم خدا اور رسول کی سازنگی نوازی اور قاضی اور زنا کار رنڈی ڈال مرثیہ ہی وغیرہ افعال شنیعہ کر کی تعزیہ داری کرتی ہین اور یہ عوام الناس سچا کہانی اور تماشی اور فایدہ دنیوی کی لالچ اونکی یہان جا کر شریک مجلس ہوتی ہین بلکہ اون فاسقون کو مومن اور مومنہ کا خطاب دیتی ہین اور بعضی ظاہر مین اچھی بہلی آدمی اور بڑی کہلاتی ہین اور باطن مین فاسق و نالایق وی بہی اونکی یہان دوڑی جاتی ہین کبھی یہ غیرت آتی کہ ایسی لوگ تو صرف اپنی نام کی لئی یہ کام کرتی ہین ان کو امام سی کیا نسبت ہی ایسون کی یہان جانا بھی اور اون کا کھانا نہ کہائی بلکہ اون کو سمجہا کر ایسی حرکت سی باز رکھی کیونکہ اگر امام برحق کی محبت ہوتی تو ان کامون سی کنارہ کرتی نہ کہ ایسی کمائی جس سی شیطان عار کری امام کیواسطی خرچ مین لاتی اور اُسپر کو اپنی کہی جاتی اس سی معلوم ہوا کہ اُن لوگون نی شاید کسی کا نام اپنی خیال مین امام رکہ لیا ہی نہین تو امام پاک کو اس ناپاک کمائی اور ایسی ریاکاری سی کہ جس سی اللہ اور رسول ناخوش ہون کیا علاقہ چنانچہ اللہ تعالی اپنی حبیب کیطرف خطاب کر کی فرماتا ہی انیسوین سیپارہ کی دوسری رکوع مین اَرَاَیۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ هَوٰىهُ اَفَاَنۡتَ تَكُوۡنُ عَلَيۡهِ وَكِيۡلًا اَمۡ تَحۡسَبُ اَنَّ اَكۡثَرَهُمۡ يَسۡمَعُوۡنَ اَوۡ يَعۡقِلُوۡنَ اِنۡ هُمۡ اِلَّا كَالۡاَنۡعَامِ بَلۡ هُمۡ اَضَلُّ سَبِيۡلًا ۔ یعنی بہلا تو دیکھ تو جسنی پوجنا اختیار کیا اپنی چاو کا کہین تو لی سکتا ہی اوسکا ذمہ یا تو خیال کرتا ہی کہ بہت اُن مین سنتی ہین یا سمجھتی ہین اور جو کچھ نہین وی چوپایون کی برابر ہین بلکہ وی زیادہ بہکتی ہین راہ سی ان لوگون کا حال ایسا ہی

کر شیطان اور نفس کے فریب کی آگے کسیکے سمجھانے کو نہین جانتے بلکہ ضد کرکے اور زیادہ بکتے ہین پریہہ
اپنا کام کرتی ہین وہ مانین یا نہ مانین ہٹ اپنے اللہ کے فضل پر موقوف ہے جسے چاہے دیوے جسے چاہے باز
رکھے اور یہہ بھی سنتے اور دیکھنے مین آیا ہے کہ جب ایسی ریاکار بدا طوار جھوٹھی دوستدار دنیا کی حرام کمائی
حاصل کرکے اور اپنے نام وری کے کامون کی ساتھ یہ کام بھی کرنے لگتے ہین اور اُس جناب پاک کی نسبت
سیکڑون طرح کی بے ادبیان عمل مین لاتی ہین تو امام علیہ السلام کی خاطر سے جو پیارے بندے اللہ کے ہین
اوسکے غضب مین تو جہان کو خراب کیا ہے خدا انہین کو خراب کرے اور ان ٹھگون سے اپنی پناہ مین
بچا رکھے اور ہمارا مال لین اور ہمارا ایمان اور بعضی جاہل یون کہتے ہین کہ اگر تعزیہ بنانا منع ہوتا تو ہمکو امام
کچھ سزا دیتے اسکا جواب یہ ہے کہ تم نرے جاہل ہو اتنا نہین جانتے کہ امام کی ہاتھ سزا ہوتی تو پہلے یزید
کو سزا دیتے آپ کیون مصیبت اٹھاتے سزا خدا کے ہاتھ ہے اور وہ موقوف ہے قیامت پر دنیا جزا سزا
کا گھر نہین ہے یہان کر لو وہان بھگتو گی مثل مشہور ہے جیسے یہان کرنی ویسی وہان بھرنی اور بالفرض
بہت کام تم بھی حرام جانتے ہو جیسے چوری حرامکاری شراب پینا جوا کھیلنا اور ان کامون کو
ہزارون لوگ کرتے ہین پہلے چنگے موجود ہین کچھ سزا نہین ہوتی کیا امام کو یہ کام بھی اچھے معلوم
ہوتی ہین اور بعضی بیوقوف یون عذر خالی کرتی ہین کہ یہ باتین نئی نکالی ہین ہمنے اپنے بزرگون سے
نہین سنی کیا جانئے کون کتاب کہان سے نکلی ہے جسمین یہ کچھ لکھا ہے اوس کا یہ جواب ہے کہ تم
جو تعزیہ وغیرہ بناتی ہو سو پیغمبر اور امامون کی بعد دنیا دارون نے مقرر کیا ہے اور ہم جو کہتے اور
کرتے ہین سو پیغمبر اور امامون کے وقت کا کہا اور کیا ہے اور ہماری کتاب قرآن اور حدیث ہے جو خدا اور رسول
کا کہا ہوا ہے اور تمہارا مرثیہ اور کتاب لگیر اور مسکین اور میان فلانے کا کہا ہوا اور رسالہ نئی مضمون اور سوز کے

مرثیی گائی جاتی ہین اب سچ کہو پرانی بات او کتاب کسکی ہی اور نئی کسکی ہی اور دلگیر اور مسکین کسکی طرف
ہین اور خدا اور رسول کسکی طرف اور بعضی جو انکو قابل سمجھتے ہین وے یون قابلیت جہاڑتی ہین کہ قرآن
اور حدیث تو ہمنی سنی ہی اور بہت لوگ پڑہی ہوئی ہین لیکن یہ معنی آیت اور حدیث کی کبہی نہین سنی
تہی اوسکا جواب یہ ہی کہ قرآن اور حدیث کی لفظ کی معنی تم پڑہی ہو یا نہین اگر پڑہی ہو تو ہمارا ہاتھ
پکڑو کہ اس لفظ کی یہ معنی ہین جو تم کہتی ہو اوس طرح ہین اور جو تم طوطی کی طرح سوای لفظ حق اللہ کے
اور کچہ نہین جانتی ہو تو پہر ناحق ٹین ٹین کرتی ہو کسی عالم معتبر سی تمنی پوچہا تہا اور اوسنی اس لفظ
کی معنی کچہ اور ہی کہی تہی اور بعضی کمبخت جاہل جب سب طرف سی مار مانتی ہین تو یون کہتی ہین کہ یہ ہم
کچہ نہین جانتی ہمارے بزرگون سی یہ بات چلی آئی ہی اپنی باپ دادی کی لیک پر چلین گے اوسکا جواب یہ ہی کہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیوقت کافر بہی حضرت کی مقابلے مین یہی کہتی تہی جو تم ہمسی کہتی ہو بہلا ہم تمسے
پوچہتی ہین کہ اگر تمہارا باپ دادا اندہا ہوا یا ایک بار رستہ چلنی مین کوئی مین جا رہا ہو کیا یہ سنکر تم بہی
اپنی آنکہین پہوڑلوگی اور کوئی مین جاکر گر پڑوگی کہ یہ ہماری باپ دادا کی صورت اور سیرت ہے
آخر یہ چال باپ کی ہرگز نہ چل سکوگی بڑا تعجب ہی کہ دنیا کی نقصان مین باپ دادا کی شریک
نہین اور دین مین اون کی لیک پر چلا چاہتی ہو ذرا تو شرماؤ کیسی کٹر ہو کلمہ کہونی کا اور لیک پر
چلو اپنی باپ دادا کی اور بعضی جو جاہلون مین ملا مخدوم بنتی ہین وے یون مسئلہ جہاڑتی ہین سنو صاحب امام نی
امت کی واسطی سر دیا اسواسطی یہ امت اون کا تعزیہ بناتی ہے اوسکا جواب یہ کہ یہ تمہارا زٹل قافیہ جسکا
نہین نہ تہو رنہ ٹہکانا اسکی کیا معنی کہ امت کی لئی سر دیا جو کوئی کسی کی لئی سر دیتا ہے تو چاہئی
دنیا مین اوس کا بچاؤ ہو یا عقبے مین بہلا ہم تم سی پوچہتے ہین کیا اُس وقت یزید پلید تمام

امت کا سر کاٹی ڈالتا تہا کہ امام نی ان کی سر کی عوض اپنا سر دینا قبول کیا اور عاقبت مین بہی
امام کی سر دینی سی ہماری گناہ کی سند معافی کی نہین ملی کہین قرآن و حدیث مین نہین آیا ہی
کہ قیامت کو تمہاری گناہ امام کی سر کے عوض بخشی جاوینگی جہان خدا اور رسول نی اسکا ذکر کیا ہے
یہی کہا ہی کہ جو کوئی ایمان لاوی اور بہلی کام کری اُسکو خدا بخشیگا بہلا اتنا سمجھو کہ دنیا اور
دین مین کوئی ادنی تو کسی دوسرے کے گناہ مین مارا جاوی نہین جاتا اللہ ہماری عوض امام
کو کیون مارتا آطھی ہماری ہزار ہزار تو بہ نعوذ باللہ گناہ ہم کرین اور امام ماری جاوین ای
نادانو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنا سر اللہ کی واسطی دیا ہی کہ اللہ اون سے راضی ہووے اور اون کو شہادت کے
درجے ملین یزید جو مخالف شرع اور بدعتی تھا اسی واسطے اوسکی تابعداری قبول نہ کی کہ دین کا نقصان
نہ ہو جاوے لیکن ایمان نہ جاوی سبحان اللہ اوس جناب پاک کی کیا تعریف کیجیے پاک بندے مقبول اللہ کے
ایسی ہی ہوتے ہین نہین کہ لوگون کے امام تہی کہ اللہ کی جان اور مال سے غلام تہے تعزیہ بنانے
اور سیر دیکھنی سی کیا نسبت امت کو چاہیی کہ اپنی امام کی پیروی کرین محبت اسی کا نام ہے کہ اپنے
امام کی موافق ہووی دیکھو نماز بہتر ہی امام کی اگر نماز مین کوئی بہی موافقت نہ کری تو اپنی نماز ہی
کھووی اور اوسکو امام سی مخالفت ہوئی بہلا جب نماز مین امام کی موافقت فرض ہی تو ایمان مین امام کی
اُس سے اولی تر ہی اب ذرا تو آنکھین کھولو ہوش سنبھالو کہ پیچھی ایسی امام کی کیا کر رہی ہو موافقت
یا مخالفت اور بعضی جاہل جو آپ کو دلیل مین بڑا پکا پوچھتی ہین وے یون طوطی زبیر ڑنگ ٹاکنی
ہین کہ دیکھو صاحب تعزیی کی بڑی قبولیت ہی محرم دو روز باقی تہی کہ ایک رات مین اپنے چچا کی
اٹاری پر لیٹا ہوا تہا کیا دیکھتا ہون کہ امام کی چبوتری پر بہت سے مشعلین روشن ہین

اور کچھ اوس مین صحابہ سا معلوم ہوا بعد تھوڑی دیر کے غایب ہوگیا آپ ہی امام صاحب ہے
ان دنون آپ کا گذر ضرور ہوتا ہے بڑی قسمت ہماری جو ہمکو دکھائی دیگئے اوسکا جواب یہ
ہے کہ پہلی تو تم بڑی سچی ہو دوسرے تمنے کیونکر جانا کہ وہ امام صاحب کی روشنی تھی سیکڑون
جن اور شیطان آدمی کی بہکائی کو ماری ماری پہرتی ہین جو کوئی قرآن اور حدیث اور
امام کی زندگی کے وقت چھوڑ کر خواب و خیال پر اپنا دین مضبوط کری اوسکو جن اور
شیطان ایسی ایسی طلسماتین دکھا کر خراب کرتی ہین تمنے اپنے چچا کے اٹارے پر یہ تماشہ
دیکھا اور عجب تماشا ہی کہ ہمکو سب کے اٹارے پر سی ایک چراغ بھی کبھی نہ دکھائی دیا کیون
نہ ہو شیطان اور جن خوب جانتے ہین کہ یہ لوگ ایسی تماشی دیکھکر ہرگز نہ بہکینگے یہ قرآن
اور حدیث کی خلاف نہین مانتی ہین ہم ہزار دن مشعلین دیکھا دین تو کیا بلکہ اور لاحول
پڑہینگے مگر بے وقوف لوگ ہماری آس پہ ہین انہین کو دکھانا ضرور ہے اور ایک روز ایک
جاہل یون نقل کرنی لگا کہ دیکھو صاحب کل فلانی ڈہاڑی نی عجب خواب دیکھا کہ ایک شخص
بزرگ آئی اور اوسکو ایک طمانچہ مارا اور کہا کیون مردود تونے دو سال سے ہمارا تعزیہ نہین بنایا
وہ بیچارا ڈر گیا بولا کہ حضرت مجہی بہول چوک ہوئی آپکی چوکی اور تعزیہ دونون نکالونگا
اوسکا جواب یہ ہے کہ ڈہاڑی کا خواب بہی تال سرکا ہی قربان جاے تمہاری بوجہ کے جو بیچارا دینات شراب
پیے اور کسبیون کو نچا وی سو حضرت امام کو دیکھے ذرا سوچو تو ایسا ڈہاڑی بہڑوا کسی بہڑوے شیطان کو
خواب مین دیکھیگا یا حضرت امام کو اور عجب ہے کہ امام نی اسپر کبہی اگر طمانچہ نہ مارا کہ شراب نہ پی اور
کسبیان نچیو توکری نہ کرا اور نماز روزہ کیون نہین ادا کرتا اور الٹا ابرکپانس کے لئے اوسی ایسے ایک

ناپاکی ہے اسواسطے کہ
پڑھنا ہے اور فاتحہ
درود پڑھنیکو ایک
مکان چاہئے کہ جسمین مجلس
ظاہری ہو نہ باطنی مثلاً
ایک شخص پاخانہ مین تلاوت
کلام اللہ کی کرے یا درود
پڑھے تو ہمیشہ طعن اور

خواب پر اعتقاد کر لیتے ہو اور ہمارے سیکڑون عقلی اور نقلی دلیلون سے ایسی کامون مین شبہ
بہی نہین لاتی اور خواب کی کیا حقیقت پوچھتی ہو جو کوئی دن کو جس وہم اور خیال مین رہتا ہے اور جسکو
ہمیشہ وہی بتاتے سے جہوٹھ بولنی کی عادت ہے اوسکو خواب مین بہی ویسا ہی معلوم ہوتا ہے جہوٹھی کو خواب
بہی جہوٹھ دکھاتی ہین ہر جیسی کو تیسا حدیث مین آیا ہے جو بات مین زیادہ سچا وہ خواب مین بہی زیادہ
سچا جب حضرت پیغمبر کہ جنکی صورت شیطان نہین بن سکتا اون کی حدیث مین خواب کا یہ حکم ہے کہ اگر شرع
اور حدیث زندگی کی مخالف ہو تو اوس پر عمل نہین درست پہر اور کا خواب کس گنتی مین ہے دین مسلمانی
خواب خیال سے مقرر نہین ہوا بہت خلقت اس سے گمراہ ہوئی کہ ہمنی حضرت مدار سالار اور فلانی پیر شہید کو
خواب مین دیکہا ہے تم سب یون کہہ گئی خدا جہالت سے بناہ مین رکہی اور بعضی لی وقوف جسکو سنتی ہین کہ بدعت اور
تعزیہ داری سے منع کرتا ہے تو کہتی ہین یہ شخص وہابی ہے ایسی باتین وہابی کرتی ہین اوسکا جواب یہ ہے
کہ جن باتون سے ہم منع کرتی ہین اوسکی برائی قرآن اور حدیث سے بیان کرتی ہین نہ وہابیون کا نام لیتی ہین
نہ اونکی بات کی سند پکڑتی ہین یا جو اوسکی تمہارا وہابی کہنا ہمکو جہالت ہے اور اگر وہابی اسی کا نام ہے کہ جو
شرک اور بدعت کو دور کرے اور موافق قرآن اور حدیث کی عمل مین لاوے تو ہم وہابی سہی بقول امام شافعی کی
اگر رفض فقط حب آل کا نام ہے تو ہم بہی رافضی ہین اور بعضی جو نرے بیل ہین وہ یون بولتی ہین کہ مسلمانی
اب دو کامون مین آرہی ہے ایک تو گائی کا گوشت کہانا دوسری تعزیہ بنانا اوسکا جواب یہ ہے
کہ گائی کا گوشت کہانا نہ فرض ہے نہ واجب کچھ ثواب کچھ عذاب جس طرح اور گوشت حلال ہین
ایک یہ بہی ہے اور اگر ہندوون مین کہاتی تو بہی اس سے مسلمان نہین ہو جاتے بالفرض اگر ہندو گائی کا
گوشت کہانی لگین اور باتین مسلمانی کی قبول نہ کرین تو بہی ہم اون کو مسلمان نکہین گے اور جو فقط گائی

کا گوشت کہانا نہین مسلمانی ہوتی تو سب سے بڑی مسلمان چمار اور بہنگی ہوتی کہ یہ سب سے زیادہ کہاتی ہین حلال
چہوڑ ہین مردار بقول شخصے کہڑی گائی کہاتی نہین ہین اور جو اس سبب سے کہ نہ ہو کہ گائی کہاتی ہین ہندوؤن سے
ہمکو کمال تفرقہ حاصل ہوتا ہی کہ جسکو وی معبود ٹہراتی ہین اور تعظیم کرتی ہین اوسکو ہم ذبح کر کی کہاتی
ہین گویا ہمارے اونکی دین مین اس بات سی کمال جدائی نکلتی ہی تو شاباش آفرین پہر تعزیئے کو بہی یہی
بوجہ کر چہوڑ دو کہ جسطرح گائی کہانی مین ہندوؤن سے مخالفت تمام ہی تعزیہ بنانی مین بہی ان سے موافقت
اور مشابہت بالاکلام ہے یہان سے غیرتی کا برقع کیون پہنتے ہو اور ان کے موافق اور مشابہ ہو جاتے ہو
ذرا سمجہو یہی سبب ہے کہ ہندو کسی اور کام مسلمانی مین شریک اور موافق نہین ہوتے بلکہ دشمنی کرتی
ہین مگر تعزیئے اور گور پرستی سی راضی ہین بلکہ شریک ہو کر شربت اور ملیچڑی چڑہاتی ہین اور کامنو نذر
نیاز لیکر جاتی ہین اسواسطے کہ اسمین اپنی مشابہت پاتی ہین ہیجہ ۵ کبوتر با کبوتر زاغ با زاغ کند ہمجنس با
ہمجنس پرواز اور بڑی شرم کی بات ہے کہ تمنی قرآن حدیث نماز روزہ حج زکوۃ سب چہوڑ کر کانٹہا کا غذ ملنز اور
کہائی ہین مسلمانی مقرر کی ذرا تو شرما ؤ نری بیل کا ٹہکے آلو نہ ہو اور تعزیئے کا احوال ہمنی اوپر او ڈہیر کر بتلا
دکہلایا اور باقی رہا سو اب ٹہنڈا کئی دیتی ہین

فصل تیسری

ضد نکرو اور ذرا دل سی سنو کہ بنیاد اس
تعزیئے کی اسی بات پر ہی کہ موت اور مصیبت مین روئے پیٹتے جسطرح ہو سکی اب دیکہو خدا اور رسول نی اسی وقت مین
تعزیہ بنانی اور مرثیہ گانیکا حکم کیا ہی یا صبر اور اپنی یاد کرنیکو فرمایا ہی قال اللہ تعالی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ اللہ تعالے
فرماتا ہے اے مسلمانون قوت پکڑو صبر کرنے سے اور نماز سی بیشک اللہ ساتھ ہی صبر کرنیوالون کے **ف**
اس آیت سی معلوم ہوا کہ جب کچہ مشکل اور مصیبت پڑے تو اسمین صبر اور نماز سے قوت پکڑے کیونکہ بغیر مشکل اور

مصیبت کی صبر کی حاجت نہیں اور جو کوئی صبر نکری اللہ اوسکی ساتھ نہیں اور صبر کرنا ایمان کی نشانی
ہی اور صبر عرفی اوسکا نام ہی کہ مصیبت مین آپ کو نوحہ اور زاری او پیٹنی او گریبان پہاڑنی سی بند کری
اور رکے اور نماز پڑہنی مصیبت مین گویا اسد کی طرف رجوع او دعا کرتی ہی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
جب کچھ دکھ مین ہوتے تہی تو نماز پڑہنی لگتی تہی او جب حضرت سیپارہ کو کہ حضرت ابرہیم عم کی بی بی تہین یہ
بادشاہ مصر نی پکڑ وا منگوایا تہا حضرت ابرہیم عم اوس مصیبت مین نماز پڑہنی لگی او وہان حضرت سارہ
نی بہی جا کر بادشاہ کی سامنی نماز شروع کر دی او حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی بیٹی کی
حالت موت سنکر نماز پڑہنی لگی او مشہور ہے کہ حضرت امام حسن علیہ السلام بہی سجدہ ہی مین شہید ہوئی
اب سمجہو کہ تعزیہ اون دونون باتون کی خلاف ہی صبر کی جگہ سر پیٹنا اور چہاتی کوٹنا او نعش بنا کر
کوچہ و بازار مین نکالنا او نماز کی جگہ مرثیہ ہین کہ جس مین تمام بے صبری او شکایت نال اور سر سی
نکلتی ہی الغرض معلوم ہوا کہ تعزیہ مین سراسر بے صبری ہی کہ جس سے اسد کا ساتہ چہوٹتا ہی او پیغمبرون
او اماموں کی طریقی او خدا کی حکم سی کہ مصیبت مین نماز پڑہ لینا او صبر کرنا مخالف ہونا پڑتا ہے

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ

او نہ کہو جو مارا جاوے اسد کی راہ مین کہ مردے ہین بلکہ وی زندہ ہین لیکن تمکو خبر نہین **ف** بدر کی لڑائی کے بعد اصحابہ
شہیدون پر افسوس او غم کرتی تہی کہ دیکہو فلانی نی یون جان دی او دنیا کی لذت سی محروم ہوا سو اسد تعالی
نی فرمایا کہ جو کوئی اسد کی راہ مین مارا گیا اوسکو مردہ سمجہکر اوس پر افسوس اور ماتم نہ کرنا چاہئی کیونکہ وہ اللہ کی
پاس زندہ ہی او اپنی زندی کا جہان مین کچہ کام تم نہین کرتا پہر اسد کی زندی پر کیون ماتم کری مگر ہان اتنا فرق
ہی کہ اسد کی زندی کی تمکو خبر نہین سو اوس کو یون سمجہو کہ جیسی کوئی تمہارا بزرگ یا قریب کسی

اور مدد کرنا گناہ پر
کو مدد ہوتی ہے گناہ پر ہی روا نہیں ہے
دینا یہ کیسا ہے جواب
اسباب اور مکان اپنا
دوستی کے چھٹنے کے باعث سے یا
کے سبب سے یا ہمسایہ
یا خاطر سے یا قرابت
مقدمہ میں ایسے

جائز نہیں ہے **سوال** جو شخص کہ مرثیہ اور کتاب پڑھے اور نوحہ خوانی کرے کچھ پیسے باندھ کے اور اسکے حق میں کیا حکم ہے **جواب** جو شخص مرثیہ اور کتاب پڑھے اور انہیں احوال غیر واقعی ہو تو موجب

لعنت کا ہے اور اسکے
سننے والا کے بیچ
یہ حدیث شریف
ہے کہ حدیث میں
ہمیں عبداللہ شریف
فرمایا ہے کہ لعن
میں سو ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم

روایت ہے ابو داود
انما الصبر عند الصدمۃ الاولی
ہے اور اسے
شریف کی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم
بیچ ... میں موجود
...
اور

ولایت و در وحشت میں نکل گیا ہو اور تم سنو کہ وہ وہاں صحیح سلامت چین میں ہے تو البتہ یہہ
حال سنکر اوسکی سفر کی مصیبت کو یاد کر کے ہرگز ماتم نہ کروگی الغرض اسیطرح امام حسینؓ علیہ السلام کا
حال کہ اللہ کی راہ میں شہید ہوئے سمجھو اور اون کو زندہ جانو جبکہ بے صبری کی کام نکرو وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ
بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ
الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ
اور البتہ ہم آزمائینگی تمکو کچہہ ایک ڈر سی اور بہوک سی اور مالونکی اور جانونکی اور میوونکی نقصان سی اور خوشی سنا صبر کرنیوالونکو
کہ جب اونکو پہنچتی کچہہ مصیبت کہیں ہم اللہ کے مال ہین اور ہمکو اوسی کی طرف پہر جانا ہی أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ
مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ایسی لوگ ہین شاباشی ہی اونکی رب کی
اور مہربانی اور وہی ہین راہ پر ف اس آیت سی بہت فایدی اور حکم بوجہی گئی کہ جب کسی پیغمبر یا امام کا اس
طرح کی مصیبتون میں جو آیت میں مذکور ہوئین گرفتار ہونا معلوم ہوا یا اب کوئی مسلمان گرفتار ہو تو اوسکو
اللہ کی آزمایش اور اوس میں صبر کری اور انا للہ پڑہے اور واقعی ہی کہ دوست کی آزمایش میں
خواہ اپنی اوپر ہو خواہ اپنی کسی بزرگ اور قریب پر ماتم اور بے صبری کی کام کرنا نہایت خالی اور
دوستی سی جی چہپانا ہی خصوصا وس وقت وہین کہ دوست کہکر آزماوی تو اور بہی مضبوطی چاہیئی اور یہی
سبب ہے کہ انبیا اور اولیا پر یہ سب مصیبتین گذرین اور وے راضی اور صابر بقضا رہی کسی نے نہین کیا کہ مصیبت
کی واسطی خواہ اپنی اوپر ہو خواہ اپنی قریب یا بزرگ پر بنی بارہ اور ولی بارہ اور امام بارہ بنایا ہو اور
اوس میں تعزیہ رکھکر اور مرثیہ گاکر چہاتی کوٹی اور سر پیٹا ہو اور اللہ تعالی نی قرآن شریف میں بہت
جگہ سی زیادہ صبر کی تعریف کی ہی اور ثواب صبر کرنی کا بے انتہا فرمایا ہی اور ماتم کرنی کا مصیبت مین ایک جگہہ

بھی ذرا سا ثواب نہا اور کسی نے ولی کی واسطی ماتم مخصوص نہین کیا اور حدیث مین آیا ہے کہ صبر نصف
ایمان ہے اور ماتم کو کہین چالیسوان حصہ بھی ایمان کا نکہا اور پیغمبر خدا نے فرمایا ہے کہ جو مسلمان
مصیبت مین جزع فزع کی مقام مین اس کلمی کو انا للہ بار بار کہی اللہ اوسکو اچھا بدلا اوس
مصیبت کا دی اور اجر اور ثواب اوسکا ذخیرہ رہی اور رسول خدا نی کہا ہی کہ ہماری امت کو اللہ تعالے
نی چیز دی ہی کہ کسی اگلی امت کو نہین دی وہ کلمہ انا للہ ہی کہ مصیبت کے وقت کہتی ہین اور مسلم امین
خود حضرت امام علیہ السلام سی روایت ہے کہ پیغمبر خدا نی فرمایا کہ جب مسلمان کو مصیبت پہنچی اور بعد
مدت کی اوسکو وہ مصیبت یاد آوی اور نئی سری سے پہر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہی تو
اللہ تعالی اوسکو اجر اتنا ہی بخشتا ہی گویا وہ مصیبت ابھی پہنچی الغرض جب مصیبت کیوقت قرآن مین
صبر کرنی اور انا للہ کہنی پر بشارت اور صلوات اور رحمت اور ہدایت مقرر ہوئی اور پیغمبر اور امام کی بھی
قول سی مصیبت مین انا للہ کہنی کا حکم معلوم ہوا تو صاف پہچانا گیا کہ جو اوسکی خلاف بجای صبر اور
انا للہ کی ماتم اور مرثیہ اور تعزیہ مقرر کری وہ اس بشارت اور رحمت اور صلوات سے بی نصیب ہے
اور آپ ہی گمراہ اور خدا اور رسول اور امام کی کہی اور طریقی سی باہر ہے اب اے مسلمانو جب تمکو حضرت امام کی
مصیبت یاد آوی تو یہی لازم ہی کہ موافق حکم خدا اور رسول اور امام کی صبر کرو اور انا للہ پڑہو بڑی مصیبت
کی بات ہی کہ نہ خدا کا کہنا مانو نہ پیغمبر کا نہ امام کا اور کہا نا تو احسان اور دلگیر کا اور بیجا ئی سے امام کی
محبت کا دعوی کرو قربان اس محبت اور اس اعتقاد کی یہ تو صاف مخالفت اور دشمنی ہی الٹی مخالفت کر
محبت کا دعوی کرنا اور اپنے تئین محب اہل بیت مشہور کرنا خلاف واقع اور صریح نادانی ہی محب اونکی وہی لوگ ہین جو
اونکی حکم اور منع کی باتون کو اونکی زبان سی سنتی ہین اور جان و دل سے اوسکو خوش ہو کر بجا لاتے ہین اور جسمین اونکی پیروی ہے گز

منظور نہین کہتی اور اسی طرح مرثیون سے حدیث مین منع آیا ہی چنانچہ کتاب ابن ماجہ مین یہ حدیث ہی کہ نھٰی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرَاثِیْ یعنی منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیون سے اور صبر اوسکا نام ہی نہین کہ آدمی اپنے دل مین کدورت کسے مکروہ کام کی نباوے اور یاد تو اوسکو مکروہ نہ جانے کیونکہ یہ امر طاقت بشری سے باہر ہین بلکہ حقیقت صبر کے یہ ہی کہ باوجود کدورت اور کراہیت طبعی کے خلاف عقل اور شرع سی آپکو بند رکھی اور پیغمبر اور امام سب اسیطرح کا صبر کرتے آئی ہین اور علین مصیبت کے وقت اپنے تئین خلاف شرع اور عقل سے باز رکہتی اور فقط آنسو جاری ہو نا یا چہرہ متغیرہ ہونا خلاف شرع اور صبر کے نہین ہے اور صبر یہی سمجھو تو وہی ہے کہ جو اول صدمے کیوقت واقع ہوا اور جب مصیبت گذر گئی پہر اوسوقت ترک شکایت اور جزع فزع صبر مین نہین گنا جاتا بلکہ اوسکو تسلی اور دلاسا کہتی ہین اور اسی واسطے حکمائی کہا ہی جوکسیکو اس بات کی تکلیف دیجاوے کہ ہمیشہ مصیبت پہ رویا پیٹا کرین وہ تکلیف بالا یطاق ہی پیچ ہی کہ جو کسی بڑے محب اور تعزیہ داروں کہا جاوے کہ ایک مہینہ پہر متواتر امام کی غم مین رویا کرین منہ کسکا دو روز متواتر رو یا جاوے فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ اور تو نہ سمجھ جو لوگ مارے گئی اللہ کی راہ مین مردے ہین بلکہ زندے ہین اپنی رب کی پاس روزی پاتی ہین فَرِحِیْنَ بِمَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَیَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِھِمْ مِّنْ خَلْفِھِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ خوشی کرتی ہین اوسپر جو دیا اونکو اللہ نے اپنی فضل سے اور خوش ہوتے ہین اونکی طرف سی جو ابھی نہین پہنچی اونمین پیچھے سے اسواسطی کہ نہ ڈر ہی اون کو نہ غم **ف** اس آیت سے معلوم ہوا کہ شہید لوگ تو نہایت سے خوشیان کرتی ہین پہر اونکو غم اور رنج نہین ہے اور اسیطرح سمجھو کہ حضرت امام حسین علیہ السلام

ہی نہایت خوش اور بی غم ہونگی کیونکہ وہی بہی اللہ کی راہ مین شہید ہوئی ہین الغرض قطع نظر اور باتون کی
اب ماتم کرنا اور تعزیہ بنانا اونکی حال کی بہی خلاف ہی اور اون کی ضد کہ وہی خوش اور بی غم ہین اور
تم اونکی لئی ماتم کرتی ہو اور ایسی وقت مین اگلی مصیبت کو یاد کر کر ماتم کرنا ویسی بات ہی جیسی کوئی کسی
کا دوست چوتھی تاریخ رجب کی کچہ بیمار رہا ہو یا ایذا پائی ہو اور بعد تھوڑی مدت کی اوسکو غسل صحت حاصل ہو
اور سب طرح کی نعمتین کہانی پینی لگی اور کوئی درد و غم باقی نہ رہا ہو اور نہایت چین اور خوشی مین ہو پہر رجب
کی چوتھی تاریخ آوی کوئی شخص اگلی بیماری اور درد کو یاد کر کر ماتم کرنی لگی ماتم کرنی ہر چند اوسکو لوگ
سمجہاوین کہ اب آپ اچہی اور بہت خوش ہین اور کسی طرح کا درد و غم نہین شخص سمجہائی نہ سمجہی اور کہی اچھی اور بی
غم مین تو کیا ہوا اون اور تاریخ تو وہی ہی بہلا ایسی شخص کو کیا کہو گی آخر یہی کہو گی کہ یہ شخص یا دشمن ہے یا سودائی
جو خوشی کی وقت واہی تباہی باتین کرتا ہی یہ مخالف کا کام ہی موافق سی ایسا ہرگز نہ ہوگا دوست جو شخص ہو
تو خوشی کیجیی اور اسکو جو غم ہو تو جانیجی وقال اللہ تعالیٰ ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ
جہنم خالدا فیہا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعد لہ عذابا عظیما
اللہ تعالیٰ فرماتا ہی جو کوئی مارے مسلمان کو قصد کر کر تو اوسکی سزا دوزخ ہی اوس مین پڑا رہی اور اللہ نی اوسپر غضب کیا
اور اوسکو لعنت کی اور اوسکی واسطی تیار کیا ہی بڑا عذاب ف یہان سی پوچہا گیا کہ یزید اور جو کوئی امام حسین کی
قتل مین راضی اور شریک ہی اسکی غضب اور لعنت اور عذاب مین ہونگی اور انکی روحین نہایت رنج اور غم
مین گرفتار رہونگی اور ان کو سوائی غم کی خوشی کا نشان نہ ہوگا غرض اب جو کوئی یزید اور اوسکی ساتھیون کا
دوستدار اور غمخوار ہوا اور اونکو غم اور مصیبت مین دیکھ نہ سکی تو وہ ماتم داری مین یزید کی موافقت کری
اور جو اونہی اصل کی ساتھ کیا تہا یہ نقل کی ساتھ کرنی لگی سو اب ماتم کرنا اوسی حال کی موافق ہی

بخلاف وقت وقوع واقعہ کی کہ دشمن خوش موجود تھی اور اہلبیت در رنج ومصیبت تازہ مین پہنچے

تھی اوسوقت غمناک ہونا مقتضای محبت اور بشریت ہی اور جب حادثہ ہوکر گزر گیا اور مقدمہ عکس ہوا

کہ دشمن بگڑ ہی گئی اور دوست سرافراز ہوئی پھر ماتم اور مرثیہ دشمنون کی زیبا ہے خدا دوستونکو خوش

رکھی قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ

الْمُشْرِكِيْنَ اللہ تعالی فرماتا ہی تو کہہ سچ فرمایا اللہ نے اب تابع ہوجاو ابرہیم کی ملت کی جو ایکطرف کا تھا اور نہ تھا

شرک کرنی والون مین **ف** اس آیت سی ثابت ہی کہ ہماری دین مین ملت ابراہیم کی تابعداری

فرض ہی اور حضرت ابراہیم کی ملت مین بہت چیزین ہین اونمین سے یہ بھی ہی کہ مور تونا مٹانا اور اپنی

قریب اور دوست کی موت مین صبر کرنا اور جزع اور فزع شیون نوحی سی دور رہنا سو تعزیہ داری مین

باتین اوسکی برعکس ہین یہ باتین عین موت کی وقت نہ چاہئین چہ جائیکہ دس بیس برسون کی بعد ہر سال

کرنا اور دوسری آیت مین خدا فرماتا ہی وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهِيْمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ

اور کون پسند نرکھی ملت ابراہیم کو مگر جو کہ بیوقوف ہو اپنی جی ہی اور صحیح بخاری اور مسلم مین حدیث ہی کہ پیغمبر خدا

نی فرمایا مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ یعنی جو کوئی نئی بات

نکالی ہماری دین مین جو اوس مین نہو وہ مردود ہے **ف** اس حدیث سی ثابت ہوا کہ جو کوئی پیغمبر کی

دین کی کامون مین کہ مقرر کرنا احکام شرع کا اپنی طرف سی کوئی نئی بات مقرر کری کہ جسکی اصل بہی دین مین

ثابت ہو اور اپنی طرف سی ثواب اور عذاب کسی کام مین ٹہراوے تو وہ چیز مردود ہے اب تعزیہ مین دیکھو اور سوچو یہی

بات موجود ہی اول تعزیہ بنانا نئی بات دین مین ہے کسی پیغمبر امام شہید ہونی مرنی سی شرع مین

تعزیہ یا شدہ یا چبوترہ اور کچھ سوا اوسکی بنانا نہین آیا اور یہ باتین تعزیہ کی لئی مقرر کین ہین

وے باتین اون کی سچی قبر ونبر بہی درست نہین ہے جا بجا چھوٹی تربتون پر دوڑتے پھرتے ہیں کہ تعزیہ بنانا دین کے
کام مین گنتی ہین اونکی بنانیوالون کو ثواب اور تعریف ٹھہراتی ہین اور جو کوئی اوسکو برا جانکر
نہ کری تو اوسکو امام حسین کا دشمن بتاتی ہین اور طعن اور ملامت کرتی ہین اور ایسا طعن اپسی ملامت
سواے پیغمبر خدا کی بتائی کسی کام مین اپنی طرف سے کرنا درست نہین ہے تیسرے اصل اس تعزیہ کی دین مین
ہی ثابت نہین بلکہ منع ہونا ایسی چیزون کا حدیثون مین آیا ہی غرض جب معلوم کر چکی کہ تعزیہ مین یہ
باتین جمع ہین تو رسول خدا سے ثابت ہوا کہ تعزیہ بنانا مردود ہے اور حدیث مشکوٰۃ شریف مین ہے
مَنْ یَعِشْ مِنْکُمْ بَعْدِیْ فَسَیَرٰی اخْتِلَافًا کَثِیْرًا فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ
الرَّاشِدِیْنَ یعنی جو کوئی جیتا رہا تم مین سے میرے پیچھے سو وہ دیکھیگا بہت اختلاف دین مین پس لازم
کرلو تم اپنی اوپر میرے اور میرے خلیفون کی سنت جو رشد والی ہین اور راہ پائی ہین وَعَضُّوْا عَلَیْهَا
بِالنَّوَاجِذِ اور مضبوط پکڑو اس سنت کو دانتون سے وَاِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ
بچائی رکھو آپکو نئی کامون سے فَاِنَّ کُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ بیشک جو بات دین مین نئی ٹھہرائی گئی
سو بدعت ہے وَکُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ اور جو بدعت ہے گمراہی ہے **ف** مسلمانون کو لازم ہے کہ دین مین اپنے
طرف سے کوئی نئی بات نہ نکالی اونہ اورکی ایجاد پر عمل کری اور تعزیہ بنانا بیشک بعد زندگی پیغمبر اور امام کی
پیچھے یہان اہل بدعت نے ایجاد کیا ہی اور پیغمبر اور اونکی خلیفون کی سنت سی باہر ہے اور بدعت گمراہی مین
داخل ہے اب اہل سنت کو چاہیے کہ ایسی کامون مین اپنے نام کا پاس کرین بڑے شرم اور حیف کی بات ہے
کہ اہل سنت ہو کر اہل بدعت کی کام کرو برائے خدا اپنی ناموری مین بٹا نہ لگاؤ اور ایسی بدعت کو دل سے
پھیلاؤ اور آپ تئین اہل سنت کے طریقے پر چلاؤ مثل ہے کہ جس کا کھائیے اوسکا گائیے اور حضرت نے

فرمایا ہی وَقّرَ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی هَدْمِ الْاِسْلَامِ جو کوئی تعظیم اور بزرگی
کری بدعت والیکی پس وہ مدد کرتا ہی اسلام کی ویران کرنی پر ف اب ز عقل صحیح سی سمجھو کہ جب اہل
بدعت کی عزت کرنی مین یہ خرابی لازم ہو تو پھر جو شخص خود بدعتی ہو اوس کا کیا حال ہوگا اور علما نی
لکہا ہی کہ بدعت کا رتبہ فسق سی زیادہ بدتر ہی کیونکہ فاسق فسق کو گناہ جانتا ہی اور توبہ اوس سے
واجب سمجھتا ہی بخلاف اہل بدعت کی کہ بدعت کو اپنی اعتقاد او رگمان مین نیک جانتا ہی اور اوسپر اصرار
کرتا ہی اوسمین توبہ کا کیا دخل او ہم تمسی پوچھتی ہین کہ تم تعزیہ بنانا برا جانتی ہو یا بھلا اگر برا جانتی ہو
تو ابہی چھوڑدو اور جو نیک جانتی ہو تو جو شخص بدعت کو نیک سمجھی اور اوس مین اللہ کی
نزدیکی جانی وہ شخص اسلام سی خارج ہی چنانچہ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَوْمًا وَلَا صَلٰوةً وَلَا
صَدَقَةً وَلَا حَجًّا وَلَا عُمْرَةً وَلَا جِهَادًا وَلَا صَرْفًا وَلَا عَدْلًا يَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا
يَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ یہ حدیث کتاب ابن ماجہ مین لکھی ہی یعنی قبول نہین کرتا خدا بدعت
والیکا روزہ نہ نماز اور نہ صدقہ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ نفل نہ فرض او وہ خارج ہوتا ہی اسلام سی جیسی خارج
ہوتا ہی بال گوندہی آٹی سی ف اب ذرا خداسی ڈرو اور بدعت نہ کرو کہ اوس زیادہ کیا بدبختی ہے
بدعت کرنی مین دین و دنیا دونون کا نقصان ہے محنت برباد گناہ لازم اور تفسیر درمنثور کہ تصنیف علامہ
جلال الدین سیوطی کی ہی اوس مین یہ حدیث ہے مَنْ زَارَ قَبْرًا بِلَا مَقْبُوْرٍ فَهُوَ مَلْعُوْنٌ یعنی جس نے
زیارت کی ایسی قبر کی جسمین کوئی گڑا نہو پس وہ ملعون ہے اور شرح برزخ مین روایت ہے طبرانی و بیہقی او ترمذی سے
مَنْ زَارَ قَبْرًا بِلَا مَقْبُوْرٍ فَكَاَنَّمَا عَبَدَ الصَّنَمَ یعنی جسنی زیارت کی خالی قبر کی گویا عبادت کی

محل نجاست باطنی ہی اوسکا دور کرنا مناسب اور لازم ہے چھپاسے قرآن اور درود پڑھنا اور حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے انا بری ممن حلق و صلق و خرق یہ حدیث مشکوۃ شریف مین ہے رسول خدا فرماتے ہین کہ مین بیزار ہون اوس شخص سے جو سر کی بال نوچے پیٹے مین

ماتم داری کی بنیاد نکالی ہوئی ہی مختار ثقفی کی کہ وہ مردود نا فرجام امام کی نام سی لوگون کو
اپنی دام مین لاکر چاہتا تھا کہ سلطنت حاصل کری اور حقیقت مین اوسکو امام سی کچھ کام نہ تھا کسواسطے
کہ وہ بہیا در پردہ آپ نبوت کا دعوی کرتا تھا کہ میری پاس جبرئیل آتی ہین اور اصل مین یہ رسمین
مجوسیون کی ہین کہ وی اپنی بزرگون کی مصیبت مین ماتم داری اور نوحہ زاری کرتی ہین اور نیلی کپڑی پہنتی
ہین اور نصارا کا بہی معمول ہی کہ جب اون کی یہان کوئی مرتا ہی تو سیاہ لباس پہنتی ہین اور حضرت عیسی علیہ السلام
کی شکل سولی پر دہر کی جسکو صلیب کہتی ہین وی بناتی ہین کہ اوسکو دیکھکر حضرت عیسی علیہ السلام کی واقعہ پر غم اور رنج
کرین گویا یہ تعزیہ ہی کہ اپنی پیغمبر کے غم اور مصیبت کو یاد کرنیکی واسطی یہ صورت مقرر کی ہی مسلمانون کو
لازم ہی کہ مشابہت کفار سی آپ کو بچاوین اور انکی کام آپ نہ کرین کیونکہ حدیث مین آیا ہی جس قوم
کی مشابہت پکڑی وہ اسی قوم سی ہی اب مسلمانو تمہاری خدمت مین عرض ہی کہ جب تم ایسی کامون کی منا ہی
تعزیہ کی برائی سب طرح سی دریافت کر چکی تو اب تمکو لازم ہی اور فرض ہی کہ بدعت اور گمراہی سی باز آو اسمین
دو خرابی ہین اول دنیا مین سال بسال ناحق مال خراب کی اور برباد ہی اور فضیلت سی بچی گی دوسری بعد مرنی کی
شرع کی مخالفت کی سبب اپنی عاقبت کو تباہ نکرو گی اور اسکا خیال نکرنا کہ اگر ہم نی باتین بدعت
کی چھوڑ دینگی تو لوگ ہمپر طعن اور بہتان کرینگی اور برادری کی نادان لوگ لڑینگی بہلا جب اللہ اور رسول اور امام
خلقت کی طعن اور ملامت سی بچی تو تم مسلمان بیچاری خلق کی زبان سی کب سلامت رہوگی خدا اور رسول کی
رضامندی پر نظر رکھا چاہئے اور اونکی ناخوش ہونی اور ناپسند کرنی سی ڈرنا کہ آخر دنیا سی جانا ہی اور اپنی
مالک اور خالق ہی کو منہ دکھانا ہی پیغمبر خدا نی فرمایا ہی مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ
فَلَہٗ اَجْرُ مِائَۃِ شَہِیْدٍ یعنی جو کوئی چنگل مارے اور عمل کری میری سنت پر میری امت کی فساد کی وقت